نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ قیمت سالیانہ مع محصول لے

نمبر ۱۹ - جلد ۸ لودیانہ ۶ مئی سنہ ۱۸۸۰ع قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل میں جسقدر سردار کوہستانی آئے ہوئے تھے واپس چلے گئے ہیں = انگریزوں نے ایک سفارت عبدالرحمان خان کے پاس کلجان میں بھیجی ہی = حکام اعلیٰ نے حکم دیا ہی کہ اگر عبدالرحمان خان کابل میں سفارت کے ساتھ آنا چاہے تو اُسکو خرچ کیواسطے روپیہ دیا جاوے = اُمید ہی کہ میر بچہ فساد نہیں کریگا = غزنی کے قرب وجوار میں ابھی ایک سخت جنگ ہوا تھا جسکا نتیجہ ظاہر نہیں ہوا = ہفتہ حال میں ایک جنگ کے اندر بارہ سو غازی مارے گئے = مخالف سرداروں کو گریفن صاحب پولٹیکل افسر نے انعام دیا ہی = چند سرداروں نے وعدہ کیا ہی کہ ہم فساد نہیں کرینگے = وزیری فرقہ جو سرحد تھل کے قریب رہتا ہی فساد کر رہا ہی = موسیٰ خان کی کابل میں آنے کی خبر ہی = مستوفی حبیب اللہ خان سخت بیمار ہی = کورم میں جو آتشزدگی ہوئی تھی اُس سے سرکاری اسباب ۳۲ ہزار روپیہ کا جل گیا = افواج افغانستان کی کل کمان جنرل سٹورٹ صاحب کو دیجائیگی = روم میں بھی پارلیمنٹ قایم ہونیکی تجویز ہورہی ہی = سلطان روم چاہتے ہیں کہ جسقدر یورپین ملازم سلطنت روم میں اب موجود ہیں سبکو موقوف کیا جاوے = لنڈن میں فرقہ لبرل کا زور روسیونکو خوش کر رہا ہی = محمد جان کا بھائی افضل خان ہزارہ قوم کے ہاتھ سے گرفتار ہوگیا ہی = جنرل راس صاحب اسوقت میدان میں خیمہ زن ہیں = کابل کے سردار یہہ خبر سنکر کہ عبدالرحمان خان یہاں آئیگا خوفزدہ ہورہے ہیں = روس نے ڈیڑھ کروڑ کے قرض کا اشتہار دیا ہی = خبر ہی کہ یعقوب خان کو کالے پانی بھیجا جائیگا = مخالفوں کے ہاتھ سے اب غزنی بالکل نکل گئی = قندھار ریلوے کا ایک حصہ سیبی تک ۲ مئی کو جاری ہوگیا = ہمارے حضور ویسرائے صاحب ہند کو چھوڑ انگلنڈ کو بہت جلد جانے والے ہیں = فتح غزنی کی خبر سے اہل ہند خوشی ظاہر کرتے ہیں = وسط ایشیا میں روسیوں کی طرف سے ریل جاری ہونے والی ہی = پختہ طور سے یہہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ بعد فتح غزنی کے موسیٰ خان کی کیا نوبت ہوئی = تمام ملک امریکہ میں فصل عمدہ طور سے ہوئی ہی = جس شخص نے مقام ونٹر اوان شاہی روس میں آگ لگائی تھی وہ گرفتار ہوگیا ہی = لبرل فرقہ کے ممبران نے ارادہ کیا ہی کہ ایک اخبار ٹیمس اور ٹیلیگراف کے برخلاف جاری کیا جاوے = ترکمان چار سال کا ٹیکس شاہ ایران کو دینا نہیں چاہتے ہیں اسواسطے اُنہوں نے ایرانی کیمپ کے اردگرد مورچہ بندی کرلی ہی = خدیو مصر معزول اب یورپ کی سیر کو نکلے ہیں = بیگم صاحبہ بھوپال نے قحط آیرلنڈ کے لئے دو ہزار روپیہ بھیجے ہیں = فی الحال ہندوستان میں ۲۳۰ اخبار شایع ہوتے ہیں = لودیانہ میں سب طرح سے امن وامان ہی =

نورافشاں

سرکار انگلشیہ کی جدید پارلیمنٹ کا اجلاس

ہوا جسمیں فرقہ لبرل کا اختیار رہیگا - اور وزرا گورنمنٹ انگلنڈ کی تعداد حسب ذیل قرار پائی ہے - مسٹر گلیڈسٹون وزیر اعظم - لارڈ سلبرن فدیہ خزانہ - ارل گرینڈویل وزیر امورات خارجیہ - رائٹ ازبل ایچ چیلڈرز وزیر صیغہ جنگ - لارڈ ہارٹنگٹن وزیر ہند لارڈ نارتھ بروک وزیر بحری - رائٹ ازبل ای فارسٹر وزیر امورات داخلیہ - سر ڈبلیو ورنن ہارکورٹ وزیر ہوم ڈپارٹمنٹ - ڈیوک آف ارگائل پریذیڈنٹ پریوی کونسل مارکوئس آف رپن ویسرائے کشور ہند +

سنا جاتا ہے کہ حضور لارڈ لٹن گورنر جنرل کشور ہند بہت جلد ولایت کو تشریف لیجائینگے - اور ۱۵ مئی کو حضور مارکوئس آف رپن گورنر جنرل کشور ہند ولایت سے ہندوستان کی طرف قدم رنجہ فرمائینگے - تا حال بعض اخبارات نے ویسرائے کے حق میں کچھ کڑوی باتیں بولنے میں مگر ہم یقین کرتے ہیں کہ بر وقت حضوری صاحب ممدوح ہر ایک سے بخیبہ ہو جائیگا +

صوبہ گنگولینڈ واقعہ افریقہ سے ایک

پادری صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں سردار اپنی اپنی رعایا پر کلی اختیار رکھتے ہیں - وہاں بڑا دولتمند وہ گنا جاتا ہے کہ جسکے پاس بہت عورتیں ہوویں - بادشاہ کی حرم سرائے میں کم سے کم دو تین سو عورتیں داخل رہتی ہیں - سب عورتوں پر بہہ بڑی زبردستی کیجاتی ہے کہ اُنسے تمام کاروبار مثل زراعت و عمارت وغیرہ لیا جاتا ہے یہاں بردہ فروشی بھی ہوتی ہے - ایک غلام کی قیمت سے اور کنیزکی قیمت عہ خورد سالوں کی قیمت عہ مقرر ہے +

اس خبر کی نسبت صاحب ایڈیٹر اخبار نیا نو دیا فرماتے ہیں کہ اگر پادری ایک پشت کے لوگوں کے درمیان محنت کرنے پاوے اور صوبہ مذکور میں بہبودی و بہتری کی صورت نظر نہ آوے تو عیسائی دین کو ناقص ٹھہرانا چاہئے اور یقین کرو کہ یہہ تمام دنیا کا مذہب نہیں ہوگا وے جوان جو عیسائی دین پر شک کرتے ہیں صوبہ گنگولینڈ کیطرف اپنا خیال جمائے رکھیں پھر دیکھنا کہ ۲۵ برس کے عرصہ میں وہاں کیا نتیجہ ہوگا +

امر تسر مشن کی رپوٹ بابت ۱۸۷۹ء سے

معلوم ہوا کہ مشن مذکور میں خدا کا کام سرگرمی سے کیا جاتا ہے ۱۸۷۹ء میں ۱۰۵ آدمیوں کو اصطباغ دیا گیا جنمیں ۲۶ مرد ۱۴ عورتیں اور ۶۵ نابالغ تھے - مدارس میں ۱۳۲۰ طلبہ داخل ہیں +

تار برقی آمدہ کابل مورخہ ۳ مئی سے

ظاہر ہوتا ہے کہ عبدالرحمان خان مقام کنجان میں جو کابل سے ۱۱۰ میل کے فاصلہ پر مقیم ہے - عبدالرحمان خان کا ایک مراسلہ چند روز پیشتر حکام انگریزی کے پاس شیرپور میں پہونچا تھا جسمیں اُسنے دعوی کیا تھا کہ امیر افغانستان میں مقرر ہونا چاہتا ہوں - مراسلہ مذکور کے جواب میں ایک سفارت جسمیں پولیٹیکل افسر یعنے سردار محمد افضل خان و ابراہیم خان پشاوری و غلام حیدر خان پسر صاحبزادہ غلام جان و سرور خان داخل ہیں ترکی افغانستان کی طرف روانہ ہوئے ہیں - اس سفارت کو یہہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر عبدالرحمان خان کابل میں آنا چاہے تو اسکو خرچ دیا جاوے +

اگر سردار عبدالرحمان خان کے ساتھ کوئی تجویز پختہ قرار پا جاوے تو جنگ کے بند ہونے کی جلد صورت نظر آجائیگی +

ایک اخبار کا کارسپانڈنٹ مقام

ارض روم واقعہ آرمینا سے لکھتا ہے کہ جب سے روسی یہاں پر قابض ہوئے ہیں عیسائی لوگوں کو کسیقدر آزادی و جوانمردی حاصل ہوگئی ہے - لباس یورپین اور خیالات ولایتی رکھنے لگے ہیں - مثلاً ایک شخص اپنی جورو کو لیکر میرے پاس آیا اور مجھ سے ملاقات کی - ایسا امر جو یہہ وقوع میں آیا اس ملک میں پیشتر کبھی نہیں دیکھا تھا - ترک لوگ مایوس نظر آتے ہیں مگر انکی خواہش غارتگری و خونریزی کے لئے ملک الموت کی طرح مضبوط رہتی ہے - لڑائی کے نتیجہ سے جو کچھ ہوا ہے وے خوش نہیں ہیں - نہ وے انگلستان والوں سے خوش ہیں اور نہ یورپین زور سے اور نہ آپسمیں خوش بلکہ ہر حالت میں ہر کسی سے ناراض ہیں - تہذیب کی ہوا نے ابھی تک اُنپر اپنا اثر نہیں کیا مگر تو بھی ہم کہتے ہیں کہ جیسے وے لوگ جنگ کے پیشتر متکبر و مغرور و خونریز تھے ویسے اب نہیں رہے بلکہ کچھ سبق یاد کر لیا ہے - اور اُن کے اعمال سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے خیال میں یہہ اچھی طرح سے جم گیا ہے کہ ہماری کہنہ بنیادیں اب کھودی جاتی ہیں +

آج کے اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ میں

بحوالہ اخبار انگلش میل یہہ خبر درج ہے کہ جدید پارلیمنٹ انگلنڈ کے قایم ہونے سے سلطنت ترکی کے تمام باشندے نہایت ہی خوش ہیں کیونکہ وے جانتے ہیں کہ اس پارلیمنٹ کے ذریعے ہمکو بھی آزادی ملیگی مگر سلطان ترکی خایف ہو گئے ہیں کہ کہیں مجکو تکلیف نہ ہو جاوے +

معلوم ہوتا ہے کہ سلطان صاحب آزادی کو اچھا نہیں جانتے ہیں +



ہندوستان نے مذہب کے ذریعہ سے کیا ترقی کی ہے

یہہ غور طلب سوال ایک غور کرنیوالی اور رسا طبیعت کے لئے نہایت عمدہ مضمون ہو سکتا ہے اور اسواسطے ہم اسکو ذرا تشریح کے ساتھ بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اِس ملک نے دین کے لحاظ سے کئی ایک چولے بدلے ہیں سب سے اول اُسمیں بید ک دھرم نے رواج پایا تھا جسکے رو سے لوگوں نے عناصروں کی حرکت اور طاقت کو مشاہدہ کر کے اُنکو زندہ اور پائندہ سمجھا اور اُن کو دیوتے مان کر انہیں سے اپنی دنیوی آسایش اور آرام وغیرہ حاجات کے پانیکے طلب گار ہوئے اور پھر جب تہذیب اور شایستگی نے کچھ شکل کھلائی تو خیالات کی ترقی سے ایک اور شے کو اِن سب طاقتوں کا محیط یا قادر مطلق قرار دیکر اور اُسکو خدا سمجھکر اُسکی عبادت اور پرستش شروع کر دی لیکن اُسکی حکمت اور دانائی رحمت اور فیاضی میں عام خیالات کو بہت اختلاف رہا۔ بعد ش پران کا زمانہ آ پہونچا اور اُس زمانہ کے لوگ خدا کی پرستش بتوں کے توسل سے کرنے لگے بتوں کی تشخیص میں قریباً دنیا کی سب چیزیں لی گئیں اور کسی شے کو جائے عبادت یا بھلائی مانگنے کا ذریعہ سمجھنے میں تامل نہ کیا گیا چھ مختلف اور مشہور حکمتوں یعنے نیائے - سانکھ شستیک پاتانجل میمانسا اور بیدانت کی تعلیم اور رواج شروع ہونیکے پہلے سے ہی ہندوستان میں بدھشٹونکا بڑا زور شور رہا اور آپسمیں خیالات کا نہایت اختلاف۔ اُسوقت کے بدھشٹوں اور جین کی لڑائیاں کچھ کم مشہور نہیں مگر اہل اسلام نے یہیں آکر نہ صرف اُن کے باہمی جھگڑے تکراروں کو رفع کیا بلکہ اُن کے بت اور بتخانے دونوں کو مسمار کر کے ہزارہا ہندوؤنکو محمد کا کلمہ پڑھایا اور مسلمان بنالیا۔ اُن سب کی اولاد اُس ملک میں بدستور پھیلتی پھیلتی چلی جاتی ہے یعنے کیا ہندو اور کیا مسلمان کیا جین اور کیا بدھشٹ سب کے سب موجود ہیں صرف بدھ کے پیرو یہہ دیس تیاگ کر کچھ تبت چین برہما اور سایم میں اور کچھ لنکا وغیرہ میں جا بسے اور وہاں پر بدستور آباد ہیں گو کبھی کبھی یہہ لوگ اور ملکوں میں بھی بطریق سیاحت جاتے آتے ہیں اور اپنا چال چلن ریت رسم تہذیب اخلاق اور علم و معلومات اور و نیز ظاہر کرتے ہیں۔ اب سوال یہہ ہے کہ ان فرقوں یا مختلف مذاہب کے لوگوں نے جہاں جہاں پر رہے ہیں اپنے مذہب کے طفیل دینی اور دنیوی مقدمات میں کیا کیا ترقیاں کی ہیں اور اپنے ہمجنس انسانوں کو کیا کیا فایدے روحانی و جسمانی پہونچائے ہیں +

اِس سوال کا جواب دیتے وقت اگر اور ملحقہ فرقوں کو بھی شامل کر لیا جاوے تو کچھ بیجا نہیں ہوگا چنانچہ کلدی لوگ جو اپنے زمانہ میں کچھ کم نہیں گذرے اور فارس کے قدیمی شعرا جنکی شہرت اب تک قایم ہے۔ یونان میں سکندر ذوالقرنین کی ہمت کا دوران۔ قیصر روم کا سونیکا زمانہ۔ بعد ش عرب اور پھر ترک کی سلطنتیں جو متواتر ہوتی آئیں اور اپنے نتایج خیالات اور علم و عملیات اپنے اپنے وقت میں دنیا پر ظاہر کرتے رہے سو سب کو ملا کر نتیجہ نکالنا چاہئے کہ اُن کے وجود سے دنیا کو دینی اور دنیوی کیا کیا فوائد پہونچے ہیں اور اُن کے علم یا تہذیب اخلاق نے کہانتک وسعت پائی تھی اور آخر میں انکو مسیحی مذہب کے فواید سے جو اُسکے معتقدوں نے اُٹھائے ہیں مقابلہ کر کے دیکھا جاوے کہ مسیحی پیغمبر سانی میں کتنے بڑھکر کام کیا اور اصلی نجات کے ذریعہ سے حصول ہوئے اور پھر یہہ کہ اگر دنیا میں کوئی مذہب نہ ہوتا و صرف علم اور عقل ہی دار و مدار رہتا تو اُس حالت میں کیا نتیجہ نکل سکتا تھا +

بقیہ تسہیل الافہام و دافع الاوہام

چند اعتراضات کے جواب میں

پنجم تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کتب مقدسہ سابقہ میں مذکور و مصدور ہے اور تشریح اسکی خود خداوند نے انجیل جلیل میں واضح کر دی ہے اور معلمان انجیلی نے توریت و زبور کے برخلاف کوئی تعلیم نہیں دی ہے اور نہ انکو محرف و منسوخ بیان کیا ہے ششم معترض نے عقیدہ تثلیث کی معانی دریافت نہیں کی ہیں اور نہ بتا دیا کہ کس معنے سے اسمیں وقوع اجتماع ضدین ہے اور اگر معترض کا یہہ مطلب ہے کہ یہہ عقیدہ فہم و ادراک سے اعلیٰ و بلند ہے اور عقل ناقص میں اسقدر قوت نہیں ہے کہ اسکے معنے بتا سکے اسلئے محال ہے تو یہہ بات نرالی ہے تیسرے یہہ کہ اجتماع وحدت و تثلیث ایک ایسا امر ہے کہ عیسائی لوگ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہہ بات کوئی سمجھ نہیں سکتا ہے اور جو بات کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے اور نہ سمجھ میں آوے اُسپر یقین نہیں حاصل ہو سکتا پس اجتماع وحدت تثلیث پر یقین حاصل نہیں ہو سکتا اور جس پر یقین نہ حاصل ہو وہ امر مشکوک ہے اور جو مذہب کہ شامل ہو عقیدہ مشکوک پر وہ مذہب بھی مشکوک ہے پس دین نصاریٰ مشکوک ہے انتہا قول معترض کا یہہ اعتراض اُسکی بے علمی اور کم عقلی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جو بات سمجھ سے باہر ہوئی وہ کس معنی سے مشکوک ثابت ہوئی کیونکہ جو بات سمجھ میں نہیں آتی ہے اسکو سمجھ سے باریک و خارج سمجھنا چاہئے نہ کہ مشکوک قرار دیویں کیونکہ مشکوک وہ ہے جو صدق و کذب کے بیچ میں واقع ہو یعنی جسمیں صدق و کذب کا احتمال پایا جاوے اور

اگر معترض کا یہہ مطلب ہی اسلئے کہ سمجھ میں عقیدہ تثلیث نہیں آتا ہی اسلئے مشکوک و موہوم ہی ہرگز قابل اعتبار نہیں ہی کہ جو بات سمجھ میں نہیں آتی یا عقل انسانی کی وہانتک رسائی نہیں ہی اسلئے مشکوک ہی سراسر خلاف قیاس ہی کیونکہ خدا کی ذات وصفات بھی دایرہ عقل سے اعلی وبلند ہی پس کوئی شخص اُسکو بذریعہ عقل انسانی کماحقہ بیان نہیں کرسکتا ہی چونکہ خدا کی ذات کی کیفیت اور اُسکی صفات کی حقیقت کوئی انسان بیان نہیں کرسکتا ہی اسلئے اُسکو مشکوک وباطل کہنا چاہئے نہیں ہرگز نہیں بلکہ عقل کو اس راہ میں ناقص وعاجز کہنا چاہئے انتہا چوتھی چاروں انجیلوں میں مسیح نے یہہ تعلیم کبھی نہیں دی ہی فقط یہہ اعتراض معترض کی بے خبری وقلت معلومات پر دال ہی کیونکہ اگر معترض انجیلوں سے واقف ہوتا تو یہہ دعوی بلا دلیل ہرگز نہ پیش کرتا اگر معترض یہہ کہتا کہ وہ فرضی تثلیث کہ جسکا ذکر صاحب قرآن نے یا اہل اسلام نے کیا ہی چاروں انجیل میں نہیں ہی تو البتہ قابل لحاظ ہوتا لیکن وہ حقیقی تثلیث جو مغایرت ومفارقت کے قیود والزامات سے بری وپاک ہی جا بجا انجیلوں میں مسطور ہی چنانچہ واسطے اطمینان معترض کے چند مقامات ذیل میں درج کرتا ہوں معترض کو چاہئے کہ انجیل سے نکال کر اونپر غور کرے اول یوحنا کی انجیل کے ۱۰ باب کی ۳۰ آیت میں لکھا ہی کہ میں اور باپ ایک ہیں یعنی میری اور باپ کی ذات وماہیت واحد ہی اور من الذات اب وابن دو اقنوم متفق ہوکر ایک ذات میں متفق الذات ہیں یعنی اُنمیں مغایرت ومخالفت کا ہونا محال ہی دویم دوسری اسی انجیل کے ۱۴ باب کی ۱۱ آیت میں مرقوم ہی کہ میری بات یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہی اور نہیں تو ان کاموں کے سبب مجھ پر ایمان لاؤ اور پھر ۱۲ باب کی ۴۹ آیت میں کہ میں نے تو آپ سے نہیں کہا بلکہ باپ نے جس نے مجھے بھیجا ہی مجھے فرمادیا کہ میں کیا بولوں اور میں کیا کہوں پھر ۱۰ باب کی ۳۰ آیت کہ میں اور باپ ایک ہیں پھر ۳۸ آیت لیکن اگر میں کرتا ہوں تو اگرچہ مجھ پر ایمان نہ لاؤ تو بھی کاموں پر ایمان لاؤ تاکہ تم جانو اور یقین کرو کہ باپ مجھ میں ہی اور میں اُسمیں ہوں پھر ۸ باب ۲۸ آیت میں واقع ہی اور ۵ باب ۱۹ و ۳۰ آیت میں صاف عیاں ہی واضح ہو کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنی اُلوہیت وخدائی شان کو جو اُسکو خدا باپ سے تھی بیان کیا اور یہودیونکو یقین دلایا کہ ذات میری اور خدا کی ایک ہی اور تم اُسپر یقیناً ایمان لاؤ اور ثبوت اسکا اُسنے اپنے کاموں کو جو اُسنے اپنی قدرت وطاقت سے ظاہر کئے تھے پیش کیا اور کہا کہ اگر تم میری اس بات کو باور نہیں کرتے کہ میری ذات اور خدا کی ذات ایک ہی اور اُسکی ماہیت واحد ویکتا ہی تو میرے کاموں کے باعث کہ جو میری علومیت واُلوہیت پر شاہد ہیں کہ جو طاقت بشری سے باہر ہیں اُنکے سبب مجھ پر ایمان لاؤ کہ میں اور باپ ایک ہیں پھر اسی انجیل کے ۱۶ باب کی ۱۳ سے ۱۵ تک نسبت اقانیم ثلاثہ مذکور ہی لیکن جب وہ یعنی روح قدس آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سُنے گی سو کہیگی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگی وہ میری بزرگی کرے گی اسلئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگی اور تمہیں دکھاویگی سب چیزیں جو باپ کی ہیں میری ہیں اسلئے میں نے کہا کہ وہ میری چیزوں سے لیگی اور تمہیں دکھاویگی انتہا ان آیات کا مطلب یہہ ہی کہ اقنوم ثانی یعنی ابن اقنوم ثالث یعنی روح قدس کے آنے اور اُسکے کام کا یوں ذکر کرتا ہی کہ روح قدس راہ صداقت کا ہادی ورہنما ہی دویم یہہ معلوم ہوتا ہی کہ روح قدس مسیح کا مؤید ہی اور مسیح کے کاموں کا معاون ہی اور کہ وہ روح حق تمام رسولان خدا کو اخبارات غیب اور حالات آئندہ کی خبر دینے والا ہی + باقی آئندہ

مراسلات

مسیحی اخلاق

پرچہ مطبوعہ یکم اپریل میں ہم نے خیر یا نیکی کو کل اشیاء کا اعلی المقصد اور قانون کامل قرار دیا ہی اور ثابت کیا ہی کہ واجب ہی. اب ہم ناظرین والا وقار کی توجہ ذرہ اس جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ اس گراں بہا شی کا ظہور میں آنا کیونکر ممکن ہی ورنہ نری واقفیت محض وبال جان ہوگی +

چند وجوہ نسے نیکی کا جو کل اشیا کا اعلی المقصد ہی عالم خیال سے عالم اعمال میں گزر کرنا ممکن ہی اول چاہئے کہ یہہ مقصد ہماری عقل ارادہ اور مرضی پر ایسا اپنا تسلط کرے کہ ہماری تمیز (یا کوشش) مودب اور نمک حلال نوکر کی طرح اُسکو امر ونہی کا شاہی فرمان سمجھکر قبول کرے اور اس کی تعمیل اپنے پر فرض جانے جیسا کہ شریعت کے ۱۰ احکام مرقومہ خروج ۲۰ - اس زمانہ میں اکثروں کی تسلی کا باعث بلکہ وجہہ افتخار ہی قاعدہ ہی اور اسی برج مستحکم میں (بگمان خود) قلعہ بند ہوکر افواج ادیان کو (بزعم خویش) مات کئے بیٹھے ہیں - مگر معلوم ہو کہ نہ کوئی نری واقفیت اور اس مذکورہ قانون میں ہیئت



ظاہری اعلیٰ درجہ پر عروج کرنے کا فرق تو نظر آتا ہے جو کہ بین نظر کو اپنا اصلی مقصد بن کر دکھائی دیتا ہے لیکن فی الحقیقت سوائے اسکے اور کیا ہے کہ مریض بعد شوق آرزو و منت کے کہ اپنی مہلک مرض سے شفا پانے اور اپنے تئیں ڈاکٹر صاحب کے حکم کی تابع کرے مگر ہنوز اُسکو دوائی کیا بلکہ تشخیص کے ہاتھ نے بھی نہیں چھوا ہے غرض ابھی تو صرف حکم کی تعمیل کر کے ڈسپنسری کے دروازہ ہی پر پہونچا ہے پس کیسی نادانی بلکہ دلی ضلالت ہے کہ اتنے ہی پر کوئی اپنے مآل کا حصار رکھے کہ میں اپنی عقل اور ارادہ اور مرضی سے چاہتا ہوں کہ نیکی کے تابع ہو جاؤں اور بس گر یہہ تو اُس نکمے حالت کے حرف الیسی صلاح ہے کہ اصلاح کے نام کے بھی (اگر مبالغہ نہو تو) لائق نہیں ہے - پس ان جوان مردوں کو آل خیر کے لئے اشد ضرور ہے کہ ایک قدم آگے بھی بڑھیں دویم چاہئے کہ نیکی کی صورت ہمیں ایسی پیاری معلوم ہو کہ ہم اپنے ارادہ اور مرضی سے نہ صرف چاہیں بلکہ اختیار بھی کریں اور اپنے روزمرہ کے کاروبار اور رفتار گفتار میں اُسپر عمل درآمد کریں غرض نیکی کو اپنی فضیلت بنا لیویں البتہ سب آدمیوں کی فضیلتیں برابر تو نہیں ہوتی ہیں مگر اس فضیلت کو کبھی فضیلت نہیں کہنا چاہئے کہ ایک نیکی مثلاً سخاوت نے اس بے ڈھنگ ڈھنگ سے ترقی کی ہے کہ راستی اور ایفاء وعدہ وغیرہ نیکیوں کے گلے پر سیف کا ہاتھ چلائے - انہیں فضیلات و حسنات کا ذکر کلام اللہ میں یوں مذکور ہے کہ یہہ روح القدس کے پھل ہیں گلاتی ۵ - ۲۲ و ۲۳ - سویم - اوّل ہم نے دیکھا کہ عاشقان خیر کو منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے ضرور ہے کہ اس اعلیٰ المقصد کو من حیث ہر فرض سمجھیں یا دوسری لفظوں میں یوں کہیں کہ اپنا وحید کار آمد فی نفسہ اپنی علت غائی نہ صرف قرار دیں بلکہ اپنے دل و ضمیر کندہ بھی کریں - ثانیاً ہم نے اس امر کے اظہار کی کوشش کی کہ صرف پہلے ہی قدم پر اکتفا نہیں کرنی چاہی بلکہ ضرور ہے کہ نیک خصلتوں کی فضیلتوں سے اپنے روح کو اور نیز اپنے معاملات کو مزین کریں - اب ثالثاً یہہ ضروری امر قابل اظہار ہے کہ اس کار رہم میں ہمارا نمونہ صرف کوئی انسان ہی نہیں ہونا چاہئے جو خود اسی کام میں مصروف ہے - بلکہ خیر مطلق کو اپنے سامنے رکھکر اپنی ساری سعی و کوشش اُسکے حصول میں خرچ کریں - یہی ہمارے سارے ارادوں کا مقصد اور ہماری زندگی کی تکمیل ہو - اب سوال یہہ ہے کہ یہہ خیر مطلق کس میں ہے اور کہاں - جواب یہہ ہے - جسکے لئے بلحاظ اتفاق عام دلیل کی کچھ حاجت نہیں اکہ وہ خدا کے ہاں ہے اور خود خدا ہے - جیسا مرقس ۱۰ - ۱۸ میں مذکور ہے کہ نیک صرف وہی ہے یعنے وہی خیر مطلق ہے اور پھر رومی ۱۱ - ۳۶ میں اور خداوند مسیح نے بھی فرمایا کہ کامل ہو جیسا تمہارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے متی ۵ - ۴۰ +

حاصل کلام - علم اخلاق میں اوّل فرض دویم فضیلت سویم خیر مطلق پر غور کیجاتی ہے +

فی الواقع حقیقی سوال تو یعنے قانون اخلاق یہی ہے +

باقی آئندہ

جواب سوال حل طلب مندرجہ نور افشاں مطبوعہ ۱۵ اپریل

خروج ۲۲ - ۲۵ اور احبار ۲۵ - ۳۶ میں سود کی ممانعت ہے اور دونوں ہی دفعہ اس حکم کا باعث یہہ ہوا کہ ہے کہ غریبوں اور محتاجوں پر ظلم نہ کیا جاوے کتاب استثنا ۲۳ - ۱۹ میں سود کی بھی ممانعت ہے مگر یہہ جائز ٹھہرایا گیا کہ اجنبیوں سے سود لینا گناہ نہیں ہے - مگر کوئی بنی اسرائیل اپنے بھائی سے ہرگز سود نہ لیوے اس حکم سے خداوند نے یہہ ظاہر کیا کہ وہ سب آپس میں بھائی ہیں پس برادرانہ محبت کو اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے ظاہر کریں - اور اس قانون اور شریعت کے اور چند قانون سے یہہ بخوبی عیاں ہے کہ خدا کی مرضی تھی کہ کوئی بنی اسرائیل اپنے مال کو صرف اپنا ہی نہ سمجھے بلکہ اپنے بھائیوں کو بھی اپنے مال میں شریک جانے +

اسرائیلی لوگوں کو خدا نے بہت سے ایسے قانون دیئے جنکی اصلی غرض یہہ تھی کہ وہ قوم اور قوموں سے علیحدہ رہے - چنانچہ برعکس زمانہ حال کے یہودیوں کے جو سب سے بڑھکر تاجر ہیں - اُس زمانہ میں اسرائیلی لوگ غیر قوموں سے تجارت نہیں کرتے تھے چنانچہ جب یہودی سلطنت سب سے زیادہ رونق پر تھی اُسوقت بھی اُنکی تجارت فنیکیوں کے ہاتھ میں تھی - اس طرح سے اُنہوں نے اُنکو غیر قوموں کی آلودگی سے پاک رکھا +

مگر اب خدا کی مرضی یہہ نہیں ہے کہ مسیحی لوگ غیر مذہب والوں سے علیحدہ رہیں بلکہ یہہ کہ اُن کے ساتھ رفاقت پیدا کریں اس لئے توریت کا یہہ حکم ہم پر ضروری نہیں معلوم ہوتا ہے - مگر اصلی غرض میں تو سرموئے بھی فرق نہیں آیا ہے یعنے برادرانہ محبت اور ہمدردی میں - اس مقصد کی رو سے بنی اسرائیل کو تو صرف اپنی قوم کے لوگوں سے سود لینا منع تھا - مگر مسیح نے ہم کو سامری کی تمثیل سے تبلا دیا کہ کل بنی آدم بھائی ہیں پس اب خدا اس حکم کی غرض یعنے برادرانہ محبت و ہمدردی کو نہ ایک خاص قوم سے بلکہ ساری دنیا سے چاہتا ہے اور کہیں زیادہ تر اپنی کلیسیا سے جو کاہنوں کا فرقہ اور خاندان

خاندان ہی۔ جسکے سب ممبر ایک ہی بدن یعنے مسیح کے عضو ہیں ایک انگور کی شاخیں ہیں پس مختصر میرا جواب یہی ہی کہ جہاں کہیں یہہ اعلی مقصد یعنے برادرانہ محبت اور ہمدردی واجب طور پر پوری کیجا کے سود لیا جاتا ہی وہ واجب ہی۔ میں سائل کی اس رائے کے ساتھ متفق ہوں کہ سرکاری طور پر سود لینا روا ہی۔ مگر صرف بغرض تشریح اتنا افزود کرتا ہوں۔ کہ اگر تجارت کے لئے قرض لیا جاتا ہی تو اُس کا سود (بشرطیکہ ہار و نفع کا خیال اُس میں نہ ہو) لینا جائز ہی۔ پر کسی بھائی کی محتاجی رفع کرنے کے لئے (جو بظاہر ہمدردی اور برادرانہ محبت کی صورت نو رکھتی ہی) قرض دیکر سود لینا محض حرام ہی +

راقم۔ د۔ ن۔ ل

اخبارات تار برقی

کابل ۲۵۔ آج صبح کے سات بجے لوگاریوں کی ایک مضبوط فوج نے کرنیل جنکنس کی جائے استقامت پر مقام چہارسیاب میں حملہ کیا لڑائی ابتک ہو رہی ہی (۱۰ بجے) برگیڈیر جنرل میکفرسن صاحب اُسکی مدد کو نمبر ۹ کا ایک بازو و نمبر ۲۸ فوج سکھوں کی اور مورچہ پہاڑی لیکر روانہ ہوا ہی کچھ کچھ فوج ہر ایک قلعہ اور مقام پر متعین کی گئی ہی اور شیر پور میں سب طرح احتیاط سے بندوبست کیا گیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ گروہ حملہ کنندگان کا وہی ہی جو جنرل راس پر سید آباد میں حملہ کرنے چاہتا تھا +

لنڈن ۲۷۔ سر ڈبلیو ورنن ہارکورٹ سکریٹری آف سٹیٹ صیغہ ہوم مقرر ہوئے۔ اور ڈیوک آف آرگائل لارڈ پریسیڈنٹ آف دی پروی کونسل۔ وزرائے جدید کے مقرر کرنے میں کوئی مشکل واقع ہوئی ہی کیونکہ ریڈیکلوں نے وکالت کا دعوی کیا ہی۔ لارڈ ڈربی اور مسٹر گوشلچین اور لارڈ روزبری نے کیبنیٹ میں شامل ہونے سے انکار کیا ہی +

لنڈن ۲۸۔ اپریل۔ مارکویس آف رپن وایسرائے ہند مقرر ہوئے ارل آف کیمبرلی سکریٹری آف سٹیٹ صیغہ نو آبادی ہائے۔ ڈیوک آف آرگائل لارڈ پریوی سیل مقرر ہوئے ہیں۔ لارڈ پریسیڈنٹ پروی کونسل نہیں مقرر ہوئے جیسی کہ کل خبر دی گئی تھی کیونکہ وہ عہدہ ارل سپنسر کو دیا گیا ہی۔ مسٹر جان برایٹ چینسلر آف دی ڈچس آف لنکسٹر۔ مسٹر شاس فیوبری سکریٹری صیغہ بحری۔ سر چارلس ڈلک نائب وزیر صیغہ خارجہ۔ مسٹر جوزف چیمبرلین غالباً پریسیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ کی حیثیت میں کیبنیٹ میں داخل ہونگے اور ارل ارلی غالباً نائب وزیر ہند قرار پاوینگے +

سینٹ پیٹرزبرگ افواہ ہی کہ جس شخص نے ونٹر پیلیس میں آگ لگائی تھی وہ گرفتار ہو گیا ہی +

لنڈن ۲۸۔ مسٹر ڈبلیو پی ایڈم چیف کمشنر آف ورکس مقرر ہوئے +

کابل ۲۷۔ اپریل۔ (رپس کمشنر) اسبات کی خبریں مشتہر ہو رہی ہیں کہ جنرل راس صاحب سے بروز اتوار دشمن سے جنگ ہوئی۔ دشمن بعد برداشت کرنے سخت نقصان کے شکست کھاکر بھاگ گیا اور کل خبریں جو مختلف لوگوں نے بھیجی ہیں اسبات میں متفق ہیں کہ بتاریخ ۲۵ اپریل مقام چہارسیہ پر دشمن کا بہت نقصان ہوا تعداد اُن لوگوں کی جو مقتول و زخمی ہوئے مابین ۴ سو و ۷ سو کے ہی اقوام کوہستان وگرد و نواح ابتک جوش میں ہیں +

جلال آباد ۲۸۔ اپریل۔ اس اطلاع ہی کہ خورد کابل میں ایک سازش ہماری سڑک کی چوکیوں پر حملہ کرنے کے واسطے ہو رہی ہی۔ ایک فوج عازم کو برگیڈیر جنرل آربتھنٹ صاحب کے ماتحت جگدلک پر کوچ کرنے کا حکم ہوا ہی۔ جو چھٹے ہندوستانی پیادگان مدراس کو جنسے جلال آباد کے واسطے کوچ کیا تھا گندمک میں ٹھہرنے کا حکم ہوا ہی +

لنڈن ۲۹۔ اپریل۔ مسٹر جے جی ڈاڈس لوکل گورنمنٹ بورڈ کے پریزیڈنٹ جنکو دیوان خاص میں بہی ایک نشت ملی مسٹر جے چیمبرلین محکمہ تجارت کے صدر نشین مسٹر منڈیلا مجلس مشاورت تعلیمی کے نایب صدر نشین سر ہنری جیمس اٹرنی جنرل مسٹر گرینٹ ڈف نو آبادیوں کے نایب وزیر مارکوئیس لنیس ڈوون نائب وزیر ہند ارل مورلی نایب وزیر جنگ مسٹر فاسٹ پوسٹماسٹر جنرل اور لارڈ کارلنگفورڈ سفیر قسطنطنیہ مقرر ہوئے

کابل۔ ۲۹۔ اپریل۔ آج جنرل راس سے دیسی قاصدوں کے ذریعہ سے پیغام رسانی کی سعی کی گئی تھی۔ رسالدار افضل خان اسسٹنٹ پولیٹیکل میر بچہ کے ساتھ ہی اور اُسنے مسٹر گریفن صاحب کو لکھا ہی کہ وہ کابل میں میر بچہ اور محمد سرور خان پروانے والے کے لانے میں جلد کامیاب ہوگا۔ اور وسایل سے کوہستان سے یہہ خبریں آئی ہیں کہ میر بچہ کی نیت مخالفت شروع کرنے کی ہی۔ عالم خان نے غزنی سے جنرل رابرٹس صاحب کو لکھا ہی کہ جنرل سٹورٹ ۲۵ کو غزنی سے روانہ ہوئے اور ۲۶ کو ایک بڑی لڑائی ہوئی +

قاصدونکا بیان ہی کہ جنرل راس کے نام کی ڈاک عبدالغفور کے آدمیوں نے لوٹ لی۔ جنرل راس کے کیمپ کے غرب میں ایک مجمع ہوا ہی جسکے پراگندہ کرنیکو ایک مختصر فوج کوچ کرنے والی تھی۔ ۲۵۔ اپریل کی لڑائی میں ایک گورکھیا (آفیسر) ہلاک ۵ زخمی ہوئے اور دشمن کے ۸۰ آدمی مقتول اور ۵۰ مجروح پائے گئے۔ تمام سڑک

سے امین ہیں - شنگ عالم کے جنگ میں اُسکے لڑکے افسر تھے - اور موسیٰ خان وشنگ عالم کے مکان میں تھا انگریزی ڈاکٹروں نے بہت سے مجروح غازیوں کا علاج کیا - جنرل میکفرسن اور کرنیل جنکنس کے نام کمانڈر انچیف صاحب کا تار شعر مبارکباد آیا +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۷ اپریل - وسط ایشیا میں ریل جاری ہونے کے لئے اشتہار جاری ہوا ہے +

لنڈن ۳۰ اپریل - کل پارلیمنٹ جمع ہوئی اور نئے ممبروں کو حلف دیا گیا - مسٹر برینڈ سپیکر تجویز ہوئے - لارڈ ڈارنگفورڈ نے قسطنطنیہ کا سفیر ہونا نامنظور کیا - سر ہیٹ ہرچل سولیسٹر جنرل اور مسٹر ایچ سی سیرس دفتر جنگی کے فنانشل سکرٹری مقرر ہوئے - جرمنی اور آسٹریا کے شاہنشاہوں نے زار روس کو اُن کے سالگرہ کی مبارکباد بھیجی +

بمبئی ۲۸ اپریل - سر جیمز فرگسن صاحب جدید گورنر بمبئی ڈاک کے جہاز میں آج صبح رونق افروز ہوئے - معاملات افغانستان میں ناگہان تبدیلی واقع ہونے کے باعث افواج بمبئی کا ایک احتیاطی حصہ جمع ہونیوالا ہے - سامان باربرداری مہیا ہونے پر سرحد کو روانہ کیا جائیگا +

شملہ ۳۰ اپریل - از کابل ۲۸ اپریل - پہلی لڑائی میں شنواریوں کی فوج شنگ عالم کے بیٹوں اور میر احمد خان کی سرکردگی میں تھی - محمد جان اس لڑائی میں شامل نہ تھا +

جنرل باز صاحب اور میجر کننگ صاحب جنرل سٹوارٹ صاحب کے ساتھ ملنے کے واسطے شاش گاؤ کو روانہ ہوئے - چلاپایاب کے مقام پر ہماری افواج نے لوگار کو روکے رکھا اور اُن میں سے کوئی شخص جنرل راس صاحب پر حملہ نہ کر سکا - اور قندھار آمد و رفت کی سڑک پر امن رکھنے کے واسطے ۲۴ تاریخ کو قندھار سے روانہ ہوا - انوزئی قوم کے تمام ملک جنگی زمین میں وبرائی اور گنتائی کی چوکیاں میں مطیع ہوگئے ہیں - اُن میں سے صرف ایک ملک نے اطاعت قبول نہیں کی تھی اسواسطے اسکا قلعہ منہدم کردیا گیا - یہہ ملک اب ارغستان کو اسواسطے گیا ہے کہ میجر واڈیس صاحب کے قاتلوں کی تحقیقات کرکے انکو گرفتار کرلائے +

کابل ۳۰ اپریل - تیزین میں غازیوں کا مجمع ہوا جسمیں عصمت اللہ خان اور فیض محمد خان شامل تھے - انکی تجویز میں مخالفت ہماری قایم رکھی گئی جنگی روک کے لئے جنرل آر بتھنات کا جگدلک کی طرف بڑھنا مفید ہوگا - عصمت اللہ خان نے ہمارے پاس آنیکو انکار کردیا ہے - رسالدار محمد افضل خان آج کوہستان سے واپس آگیا - اور میر بچہ اور سرور خان کے لانے میں کامیاب نہیں ہوا - البتہ میر بچہ کے برادر کلان اور سرور خان کے بھائی کو لایا ہے - ایک مستقل گرداوری کوہستان کی طرف کیجائیگی جسکی ابتدائی کارروائی شروع ہوگئی ہے +

لنڈن یکم مئی - ارل کوپر آئرلینڈ کے لارڈ لفٹنٹ اور لارڈ اوہلمن وہاں کے لارڈ چینسلر اور مسٹر اڈرگن اُس ملک کے جج ایڈووکیٹ جنرل مقرر ہوئے +

عبدالرحمان خان کے قاصدوں سے جو کابل میں اُن کے دوستوں کے پاس آئے - معلوم ہوا کہ اُنکے پاس اسقدر فوج نہیں ہے جتنی کہ بیان کیجاتی تھی صرف چھ پلٹن اور دو توپخانے ہیں - روپیہ بھی کم ہے چنانچہ فوج کو صرف خوراک دیتے ہیں - وہ ابھی تک قندوز میں ہیں اور فوج کی آراستگی میں کوشش کررہے ہیں +

غزنی کی ۱۹ تاریخ کی جنگ میں تراکی اندری سلیمان خیل اور توکی غازی تھے اور شیر خان تراکی اور محمد رستم خان توکی کمانیر تھے - اس جنگ میں تمام جرگے علاقہ جنوب غزنی کے تھے - اور غزنی کے جرگوں میں سے کوئی بھی نہ تھا جو اس جنگ کے نتیجہ کا انتظار کررہے تھے - اسکا انجام یہہ ہوا کہ انہوں نے غزنی کے استحکام کا جو بند و بست کیا تھا اُس سے دست بردار ہوگئے +

جنڈیالہ اور بیاس کے مابین ریل کی گاڑیوں میں چوری ہوا کرتی تھی - اب شیخ شہاب الدین ڈپٹی انسپکٹر ریلوے کی سعی سے ۸ مجرم موضع بابکار ضلع امرتسر سے گرفتار ہوئے انمیں سے جتا سنگھ کو ۷ سال قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ اور بھاگ سنگھ کو ۵ سال قید اور کاہن سنگھ کو ۴ سال قید اور باقی چار مجرموں کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال کی قید ہوئی +

الہ آباد میں جو سو آدمی شاہی ہیں توپخانہ کے اور چند نوجوان افسر موجود تھے وہ ۲۸ اپریل کو سرحد کی جانب روانہ ہوگئے +

سر ڈانلڈ سٹورٹ کا بیان ہے کہ جنگ حال غزنی میں افاغنہ نے جو دھاوا کیا ایسا حملہ میں نے کبھی نہیں دیکھا ہماری پیدل فوج خاصکر دوسری پلٹن سکھ نے خوب قدم جماکر دست بدست جنگ کی - گھوڑچڑھے توپچیوں نے عمدہ کام کیا - لیکن غنیم کو تین سو گز سے زیادہ قریب آجانے میں نہ روک سکا - سواروں پر جنگ کا بار زیادہ پڑا - ایک گھنٹہ جنگ ہوئی مگر نہایت شدید جنگ تھی - اس جنگ میں مخالفوں نے چھوڑ سے زیادہ کام دیا +

قندھار ریلوے کا حصہ رک سبی ریلوے درمیان رک اور شکارپور اور جماؤں اور جیکب آباد اور منری کے ۲ مئی کو سردست اسباب و سامان کے پہونچانیکے لئے جاری ہوگیا +

آئینہ قرآن

موسومہ بہ

فہرست قرآن

سیکڑوں برس سے علماء ہند کوشش کرتے رہے کہ کوئی ایسی عمدہ فہرست قرآن تیار کیجاوے کہ اُسکو دیکھتے ہی فوراً قرآن کا ہر ایک مقام و مطلب دریافت ہوجاوے مگر کسیکو کامیابی نہ ہوئی۔ چنانچہ اِس مطلب کے حل کرنیکے لئے جناب پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ نے کوشش کی اور [illegible]ء میں ایک فہرست قرآن اُردو میں بنائی جو رومن حروف میں چھاپی گئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی۔ اکثر اہل اسلام رومن حروف نہیں پڑھ سکتے اسواسطے بعضوں نے ہمسے درخواست کی کہ اگر یہہ فہرست زبان اُردو حروف فارسی میں شایع ہوجاوے تو ہر ایک کو فایدہ پہونچے۔ اِس فہرست میں قرآن کا ہر ایک مطلب ایک جگہہ جمع کیا گیا ہے یعنے اگر چہ کوئی دیکھنا چاہے کہ آدم کا ذکر قرآن میں کس کس سورت اور رکوع و سیپارے میں ہے تو فوراً ایک ہی جگہہ معلوم ہوجاوے کہ فلاں فلاں سورت و رکوع و سیپارے میں ہے اسیطرح نماز روزہ زکوٰت و نجات و شیطان و جہاد و کافر و دوزخ و بہشت وغیرہ کا ذکر ترتیب وار جمع کیا گیا ہے۔

اب ہمارا ارادہ ہے کہ اُسکو فارسی حروف میں چھاپدیں مگر جبتک کم سے کم تین سو درخواستیں ہمہ نہ پہونچیں تو ہم چھاپ نہیں سکتے اس لئے یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس کسیکو ایسی فہرست نایاب کی خریداری منظور ہو درخواست اپنی راقم کے پاس بھیجدیں جسوقت تین سو درخواستیں جمع ہوجائنگی کتاب فوراً چھاپی جاویگی۔ اِس کتاب کے صفحہ قریب ۱۴۰ کے ہونگے۔ جن صاحبوں کی درخواستیں پیشتر چھپنے کے پہونچینگی اُنسے قیمت فی جلد بلا محصول ۸ر معہ محصول ۹ر اور بعد میں ۱۲ر لیجائیگی +

راقم
سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

بقیہ خلاصہ باب اوّل تورات

روز دویم کا کام

خدا نے کیا پانیوں کو جدا۔
اُس نے فضا کو بھی ظاہر کیا۔
خدا نے فضا کو کہا آسمان۔
ہویدا کرے تا وہ اپنے نشان
نمودار ہے اس سے خالق کی شان۔
ہوا کو بنایا ہے راحت رسان
خدا کی ہر حکمت اسی سے عیاں۔
حکیم ازل ہے وہی باغبان

باقی آئندہ

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنسار ی کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط
جی. ای. وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ